بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

اِنَّ اللّٰہَ فَلَقَ صُبْحَ الْعُلُومِ وَقْتَ مَسِیْحِہٖ

البدر

کلام الامام امام الکلام

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چہ گویم بانو گرائی نہاد تعاون ... [illegible]

ادویات شفائی ... [illegible]

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی ... ہے۔
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا۔
(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیر ہوگی۔

شرح قیمت
ہندوستان میں ... سالانہ
غیر ممالک ... روپے
خاص قادیان ...
منتخب نامہ نگاروں کو مفت روانہ ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے۔

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار زیادہ تر احباب کے تعاون اور سرپرستی پر ہے۔ اس کی موجودہ وقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ... ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کے اخراجات کا بوجھ ہے اگر بوقت اشاعت چندروز کی دیر ہو جاوے تو اخوت اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنادیں ... [illegible] امور متعلقہ تصاویر و قدرے سے ہر ایک جاری ... [illegible]

حضرة مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و مقتدا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
از ملائک و از خبر ہائے معاد

آں ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آں مورد لعن خدا ست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا ست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرة مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرة امام الزمان ... [illegible] ... جبکہ البدر اپنی ... [illegible] ... سال کی یادگار میں جو کہ آپکی فتح و نصرة کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا۔

ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفون کی ہے اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں کیونکہ اس مین آنحضرۃ صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس مین آنحضرۃ صلعم ہی کی ہی تعریف جابجا ہے*

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرۃ سے پڑھے جب اس مین دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا مین چاہا گیا ہے اور جہان عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیون سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھہ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث مین موجود ہو وہ محدثات مین داخل ہوگی **رسم اور بدعات** سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت مین تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف مین جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر مین لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہان جہان دعا ہوتی ہے وہان مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی **رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو**۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلان راہ سے اگر سورہ یسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی صورتین

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتین ہوتی ہین ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نجاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہین مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہین۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہین ہوتا۔ پس دونوں اعراضون مین سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہان تک صحیح ہے کہ مین اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہون کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہو مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے*

اب اس زمانہ مین لوگون نے صدہا حاشیے چڑھائے ہوئے ہین۔ شیعون نے الگ سیلیون لے ہانک۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ مین ایک فقرہ بتلاتا ہون وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارۃ اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہین ہوگی*

اسلام مین کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہین کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اٹھکر کہا۔ حدیث مین یہ لکھا ہے تو آپنے فرمایا کہ مین ایک بڑہیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہین کر سکتا۔

اگر ایسی ایسی باتون کو جن کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہین وہی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہین ان کو بھی صحیح مانلیا جاوے حالانکہ وہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہین

نکتہ بمقام گورداسپور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہدی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہین کہ وہی کافر ہوتا ہے جو اتقا کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدی للکفرین نہین فرمایا*

کسر صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھہ عرصہ ہوا کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت کے متعلق ایک نشان کے بارہ مین ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک مین ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان مین مناسب نہین سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑکر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیون کی خاطر ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کرین گے تو ناظرین کو بھی اسکا علم بالواسطہ یا بلا واسطہ ہو جاوے گا*

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرۃ انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اس کو مشرف کرکے اور اپنی محبت مین اس کو انتہا تک پہونچا کر اس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہین ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئین صاف کرتا کرتا ایک [illegible] آئینہ کیطرح بنجاتا ہے تب اس آئینہ مین عکسی [illegible] کا چہرہ [illegible] نمودار ہوتا ہے اس صورت مین وہ [illegible] صفات مین ایک مشترک چیز بنجاتا ہے [illegible] سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہین کیونکہ اس کے آئینہ وجود مین خدا کا چہرہ منعکس ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہین کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانون کو دیکھنے والے کبھی دہوکہ کھا کر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہین اور دنیا مین مخلوق پرستی اسیوجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دہوکہ سے خدا بنائے گئے ہین۔ مگر ہماری اس زمانہ مین جس قدر عیسائیون کا وہ فرقہ جو حضرۃ مسیح کو خدا جانتا ہے اس دہوکہ مین مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہین ہے مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم بدھ ہمارے اس زمانے مین ان کے پیرو تسلیم ہوتے جاتے ہین کہ ان کی غلطیاں نہین۔ مگر افسوس حضرۃ مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ مین بھی خواہ نخواہ خدائی

کا خطاب ان کو دے رہے ہیں اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تھا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے دور بیٹھے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے جب دیکھا کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ بھی دن بدن مخالف ہو جاتا ہے تو انہوں نے اپنے معمولی طریقوں سے مایوس ہو کر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان میں سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں اور میں ہی خدا ہوں اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن میں تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کیا اور امریکہ میں مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھا اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا میں آ جائے گا۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھلائی اور الیاس بننے میں بھی اپنی پردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا۔ اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا دعوے کیا اب لنڈن والوں کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جن کے شہر میں خدا اترا ہوا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ لنڈن میں کچھ یہودی بھی رہتے ہیں اس لئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ ان کو طبعاً یہ خیال ہوا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب بوجہ غشی کے غلطی سے ساتھ زندہ اوتار گیا اور پھر موقعہ پاکر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اب ایسے طور سے اس کو صلیب دیں کہ کام تمام ہو جائے اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور ساتھ ہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیوں کو بھی خیال آ جائے کہ پہلا کفارہ پورا نا اور بودا ہو چکا ہے اور شراب خواری اور فسق و فجور کی کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی اس لئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے۔ سو میں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ مسٹر پگٹ کو ان سب سے چوکس رہنا چاہئے القصہ ان دنوں میں جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہیں اس لئے خدا نے جس کے کام عجیب ہیں مجھکو پنجاب کی زمین میں پیدا کیا اور میں جیسا کہ خدا نے مجھے فرمایا وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا۔ اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس نے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے اور کر رہا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع ہو کر منعکس ہوا ہے جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا اگر میں صرف اپنے منہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھے جھوٹا قرار نہیں دے سکتا میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانے کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے ان زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمے سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجات نہیں اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گذر گیا ہے اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھولدے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کرتا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑیں گے اور تیری آواز سنیں گے۔ پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک قفل کی تیری ہاتھ میں کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دئے ہیں ان وعدوں کو تو پورا کریگا ضرور کریگا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں سو میرا بہشت مجھے عطا کر اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھکو ہیں آمین ثم آمین

مراسلات

نمونہ استقامت

برادرم مکرم بھائی محمد افضل صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مفصلہ ذیل سطور اپنے ایک احمدی بھائی کے انتقال پر ملال کی نسبت عرض کرتا ہوں اگر آپ اور حضور اقدس مناسب خیال کریں تو شائع کر دیں۔ بعد از مسمی عبداللطیف ایک نوجوان جو کچھ عرصہ سے سلسلہ پاک حضرت مسیح علیہ السلام سے منسلک ہوا تھا مشیت ایزدی سے اس کو بخار شروع ہو گیا اور عرصہ پانچ ماہ تک معمولی بخار رہ کر مستقل تپ دق ہو گیا اور دن بدن ہزال شروع ہوا۔ اس وجہ بیماری میں اس کے والدین اور اس کے متعلقین کا گروہ اس کے پاس مرض کے طور پر آئے اور اس سے کہا کہ تم اس سلسلہ سے توبہ کرو تاکہ تمہارے لئے دعا کریں کہ صحت کیجاوے مگر اس نے نہایت ثابت قدمی سے ان کو رد کیا اور کہا کہ میں کس چیز سے توبہ کروں۔ معاذ اللہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور رسول پاک سے توبہ کرانا چاہتے ہو جو مجھے کسیطرح منظور نہیں۔ اور نہ مجھے تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مجھے اللہ جل شانہ کافی ہے اس کے بعد پھر انہوں نے اور داؤ پیچ والے شروع کئے اور مولوی محمد علی واعظ جو آج کل بٹالہ میں ہے اس نے بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہم دعا کریں گے اور اس کے لئے تعویذ دیں گے جس سے وہ تندرست ہو جاویگا اس بات کو بھی اس مرحوم نے نہایت زور سے رد کیا اور نہایت استقلال سے ایسی تمام باتوں سے نفرت کی۔ اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے اس نے تمام لوگوں سے باتیں کرنی چھوڑ دیں اور وہ اپنے خیال میں تھا۔ اور پھر کلمہ شہادۃ اس کا ورد۔ آخر شوال ۱۳۲۱ھ ہجری کو بروز جمعہ علی الصباح اس دار ناپائیدار کو چھوڑا۔ اس کے اس پاک عقیدے

نیو فیشن کی سٹ۔ ناظرین ہماری یہاں کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں۔ جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہے۔ ہر ایک شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔ نمبر ا بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ار۔ نمبر ۲ بٹن سٹ سنہر اور کام بھی چاندی کا قیمت ۹ر۔ نمبر ۳ بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۶ر۔ نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ر۔ جملہ آئے بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔ پتہ ایس جی کیمنم گجرات پنجاب

دلچسپ مکالمہ

ایک شخص سے جو میری گفتگو درباره مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی وہ البدر کے ناظرین کے گوشگذار کرنی چاہتا ہوں ٭

شخص - قرآن مجید میں عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کا ثبوت ہے آپ کیوں نہیں مانتے ٭

مین - اگر ہے تو دکھائیے وہاں رفع اللہ علیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا نہ کہ آسمان کی طرف ٭

شخص - کیا اللہ آسمان پر نہیں۔

مین - تو کیا زمین پر نہیں۔ اللہ کی طرف کئی انبیاء کا جانا لکھا ہے مثلاً حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا

انی ذاہب الی ربی

پھر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آیا ہے

٭ قد جاءکم رسول من ربکم ٭

تو کیا وہ آسمان سے آئے تھے ٭

شخص - اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کل انبیاء کے بروز کا۔ مگر ان جیسے معجزے کیوں نہیں دکھاتے ٭

مین - ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کے جامع صفات تھے کیا انہوں نے ہر ایک رسول جیسے معجزے دکھائے۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں زمانے کے مطابق معجزہ ملتا ہے جو بات آگے معجزہ تھیں وہ اب بچوں کا کھیل سمجھی جاتی ہیں اب اس زمانے میں کلام کا زور ہے سو وہی اعجاز آپ کو عطا ہوا ٭

شخص - میں اگلے نبیوں کی تو درکنار ولیوں کی کرامتیں سنکر حیران ہوں۔ مثلاً جناب دستگیر نے بارہ برس کی کشتی نکالی ایک اور ولی نے گھوڑے کو ذبح کیا پھر زندہ کر دیا مثلاً درس والے لاہوری میاں صاحب نے درویشوں کو کہا اڑ جاؤ تو وہ سب اڑ گئے ایک درویش کو چھو دیا تو سب قرآن یاد ہو گیا ایسی باتیں مرزا صاحب میں نہیں ٭

مین - مہربان یہ تو قصے ہیں۔ ایسے کئی قصے تو تم ہندوؤں کی کتھاؤں اور پرانوں میں بھی سن سکتے ہو۔ بات وہ ہوتی ہے جس کا کوئی ثبوت عقل و نقل سے ہو جناب دستگیر بیشک بڑے اہل اللہ تھے مگر میرا سوال ہے کہ اپنے زمانے میں کیوں اتنے مشہور نہ ہوئے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابن جوزی جو بڑا علامہ تھا اس نے کیا فتویٰ دیا تھا اور تلبیس ابلیس کتاب کس لئے بنی تھی۔ حضرت پیر کا ذکر شیخ عطار مولانا روم وغیرہ بزرگوں نے کیوں نہیں کیا حالانکہ اب تو کوئی کتاب نہیں بنتی جب تک ان کی صفت نہ ہو۔ ابن بطوطہ جس کو صرف مقبرے دیکھنے کا شوق تھا ساری دنیا میں گھومتا پھرا۔ بغداد میں بھی آیا مگر پیر صاحب کا ذکر نہیں کیا خدا کے لوگوں کی قدر ہمیشہ بعد میں ہوتی ہے ٭

شخص - آپ لوگ انکار کر دیتے ہیں۔ اچھا یہ تو بتاؤ فلان فقیر صاحب نام لیکر ان کے پاس جو جاتا تھا آپ اس کی دلیل بتا دیتے تھے یا نہیں اور فقیر کبھی کہ تمہارا کام ہو جائیگا یا نہ ہوگا اسیطرح فلان میاں صاحب ہیں وہ تعویذ دیتے ہیں۔ اسی وقت تب اثر جاتا ہے جو بازمین لگا ہو تو دفع ہو جاتا ہے پھر بھلا مرزا صاحب میں اتنی بات ہی بتاؤ ہیں تو مجدد یعنی کل نبیوں کے سردار مگر کرامت اتنی بھی نہیں۔

مین - افسوس کہ تم لوگ ولی اور عامل میں فرق نہیں سمجھتے۔ دلیل بتانا ولایت کا حصہ نہیں دیکھو ابن صیاد آنحضرت صلعم کے وقت لوگوں کے دل کی باتیں بتا دیتا تھا۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم کے دل کی بات دخان بھی بتا دی تھی۔ مگر کیا رسول صلعم دل کی باتیں بتا دیتے تھے باقی تعویذ وغیرہ یہ سب عمل ہیں کوئی اسلام سے خاص نہیں۔ بلکہ ہندو پنڈتوں اور جوگیوں سے بھی یہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں جس سے آپ بھی انکار نہیں کر سکتے۔ پس فرق کیا ہوا۔ ولایت مجددیت نبوت تو محکمہ ہی الگ ہے ان کی توجہ ہدایت خلق کی طرف ہوتی ہے اسی کی اشاعت کے لئے ان کو نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں۔ دیکھو ہمارے حضرت اقدس کو جو قرآنی معارف سوجھتے ہیں اور جو علمی نکات یہ بتاتے ہیں کیا کسی اور کو بھی نظر آتے ہیں اگر اس زمانے میں ایسے لوگ ہیں جن سے آپ کے بتائے ہوئے خوارق ظاہر ہوتے ہیں تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کیوں نہیں ہوتے وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کرامت میں میرے ساتھ مقابلہ کر لو شاید آپ نے تریاق القلوب ہمارے حضرت جی کی کتاب نہیں دیکھی اس میں کئی کرامتیں آپ کے خیال کے موافق بھی ہیں ٭

شخص - پھر لوگ کیوں نہیں مانتے ٭

مین - نہ ماننا علیحدہ بات ہر کوئی کسی کی زبان نہیں پکڑ سکتا ٭

شخص - میں یہ تو کہتا ہوں کہ اگلے زمانے میں جو عجیب عجیب کرامتیں ولی دکھاتے تھے وہ مرزا صاحب کیوں نہیں دکھا سکتے حالانکہ ان ولیوں سے بلکہ نبیوں سے بڑھکر ہونے کا دعوےٰ ہے۔ یعنی دعوےٰ بہت ہے اور عمل تھوڑا ہے ٭

مین - اس کا جواب دے چکا ہوں جو کام حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں وہ تو ان ولیوں نبیوں سے بھی نہ ہو سکتے تھے جن سے اعلیٰ ہونے کا دعوےٰ ہے اچھا میں تمہیں اور طرح سمجھاتا ہوں۔ خضر علیہ السلام ولی تھے اور حضرت موسیٰ اولوالعزم نبی مگر جو بات خضر نے کی وہ حضرت موسیٰ نہیں سمجھ سکتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کا تخت منگوانا چاہا۔ تو خود اپنے زور سے نہیں منگوا لیا بلکہ ایک اور شخص نے لاکر جس کی شان میں عندہ علم من الکتاب کہا ہے ایک اور مثال سنو ایک شہنشاہ ہے جو کام اس کا سپہ سالار کر سکتا ہے وہ بادشاہ تو نہیں کر سکتا (یا کر تو سکتا ہے مگر اس کی توجہ نہیں ہوتی) مگر پھر بھی وہ بادشاہ آقا ہے اور وہ غلام اور ماتحت قصہ کوتاہ مجموعی کمالات دیکھنے چاہئے بظاہر سپہ سالار کے کام عجیب معلوم ہوتے ہیں مگر بادشاہ جتنا رتبہ اسے حاصل نہیں ٭

شخص - اصل بات یہ ہے کہ مرزائیوں کو ثبوت پڑے آتے ہیں اور وہ باتیں خوب بنا لیا کرتے ہیں اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب ہاتھ سینہ پر کس دلیل سے باندھتے ہیں اور وہ بھی اسطرح کی شکل بنا کر دکھلائی۔

مین - ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف حضرت جی کا خیال نہیں نماز میں مطلب تو حضور قلب ہے۔ ہاتھ نیچے باندھے تو کیا۔ اوپر باندھے تو کیا آپ نے کبھی کسی کو ناف پر باندھنے سے منع نہیں کیا ٭

شخص - پھر بھی وہ کام جو وہ کرتے ہیں یعنی سینہ پر باندھنا وہ آپ افضل تو مانتے ہو گے۔

مین - ہاں بیشک

شخص - اس کی دلیل۔

میں یہ سنکر دعا مانگنے لگا یا الٰہ العلمین تو میری مدد کر۔ دلیل ایسی ہو کہ سوائے خاموش رہنے کے چارہ نہ ہو سکا یکدم میرے دل میں خیال آیا اور میں نے کہا

مین - یہ تم مانتے ہو یا نہیں کہ نماز میں خوف الٰہی سے بھر جانا چاہیئے [illegible] ٭

٭ صرف یہاں تک لکھا پایا تھا۔ اگلی عبارت پڑھی نہ جا سکا۔

کی صفتوں میں الذین ھم فی صلاتہم
خاشعون وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں
میں... کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی کرتے ہیں
خشوع سوائے خوف الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا یعنی
جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ مجھ سے ایک اعلیٰ اور
مقتدر ہستی ہے جسے مجھ پر کلی اختیار ہے اور میں اس کے
قبضے میں ہوں تو وہ اللہ اکبر کہتا ہوا خوف سے بھر جاتا
ہے اور یہ خوف ایسا ہے جیسا محبوب کے دربار سے
ہوتا ہے نہ کہ درندے سے۔ اللہ سے خوف مومنوں کی
صفت ہے جیسے قرآن شریف میں ہے ان الذین ھم
من خشیۃ ربھم مشفقون نماز سے بڑھ کر خشیۃ
کہاں ہونا چاہیئے ایسی حالت کے لئے اللہ نے فرمایا
تھا موسیٰ علیہ السلام کو

واضمم الیک جناحک من الرھب اپنے
بازو خوف سے اپنی طرف ملالے سو حسب عادت ایسی حالت
میں ہاتھ سینہ پر اس X شکل میں باندھے جاتے ہیں
رہب کے معنے لغت میں دیکھو۔ تر سیدن اور پھر
لکھا ہے سجاوندی نے عین المعانی میں کہ رہب فی قولہ
تعالے بالضم ہے۔ اور اس سے مراد (کُمّ) آستین
ہے اس سے ایک کلائی کا دوسری پر رکھنا ثابت ہوا
پھر رہابۃ کے معنے استخوان دامن سینہ میں جس سے
سینہ پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ ہے علاوہ اس کے
یوں بھی خوف سے سینے پر ہاتھ سکیڑے جاتے
ہیں پھر ترہب پرستش کو کہتے ہیں جس سے عبادت کے
وقت ایسا کرنے کا استدلال ہو سکتا ہے پھر فصل لربک
وانحر میں وانحر سے بقرینہ صل سینے پہ ہاتھ باندھنے
کا اشارہ نکلتا ہے۔ (احمد۔ گجراتی)

بقیہ ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء گورداسپور

حضرت اقدس کی طبیعت عرصہ دراز سے بیمار چلی
آتی ہے مگر گذشتہ ہفتہ سے آپکو۔ کھانسی۔ نزلہ
وغیرہ کی سخت تکلیف تھی۔ دم رات کو الٹ جاتا رہا
اور اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات مسجد میں تشریف
نہ لا سکے لیکن تاہم جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو آپ
۱۲ تاریخ کو اسی حالت میں سوار ہو کر گورداسپور
تشریف لائے اور اسی حالت بیماری اور سخت تکلیف
میں عدالت میں بھی گئے۔

۱۴ تاریخ کی شام تک کل مہمانان احمدی کی تعداد

ایک صد تک ہو گئی۔

صبح کے وقت منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس
ریاست کپور تھلہ نے حضرۃ اقدس سے نیاز حاصل کی
آپ نے فرمایا کہ میں نے آواز تو رات کو ہی شناخت
کر لی تھی مگر طبیعت کو تکلیف تھی اس لئے بلا نہ سکا
منشی صاحب موصوف نے جناب خان صاحب
محمد خان صاحب افسر بگی خانہ سرکار کپور تھلہ مرحوم
کی وفات کا واقعہ سنایا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا
کہ نیکی کرنیوالے کی اولاد کو بھی اس کی نیکی کا
حصہ ملتا ہے یہ دنیا فنا کا مقام ہے اگر ایک مرجاتا ہے
تو پھر دوسرے کو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ نہ مریں گے
دنیا کی وضع ایسی ہی ہے کہ آخرکار قضا و قدر کو ماننا
پڑتا ہے دنیا ایک سرا ہے اگر اس میں آتے ہی
جاویں اور نہ نکلیں تو کیسے گزارہ ہو۔

انبیاء کے وجود سے زیادہ عزیز کوئی
دوسرا وجود قدر کے لائق نہیں لیکن آخر ان کو
بھی جانا پڑا۔

موت کے وقت اول انسان کو دہشت ہوتی
ہے مگر جب مجبوراً وقت قریب آتا ہے تو اسی
قضا و قدر پر راضی ہونا پڑتا ہے اور نیک لوگوں
کے دلوں سے تعلقات دنیا وی خود اللہ تعالےٰ
توڑ دیتا ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

القول الصحیح فی تصدیق المسیح چھپ کر شائع ہو گئی
قیمت ا ر
سر الشہادتین فی بیان ذبح الشاتین۔ مصنفہ
فاضل امروہی۔ قیمت ا ر (علاوہ خرچہ ڈاک)

البدر

نشان مطلوب۔ ایک صاحب عطا محمد نامی نے
اخبار کے اجرا کی درخواست کی ہے ڈاک خانہ کی مہر
چنیوٹ کی ہے مگر پتہ کارڈ پر محو شدہ ہے اس لیئے وہ از
سر نو پتہ لکھیں اور کیا یہ صاحب لاہور والے عطا محمد تو
نہیں ہیں جو کہ انگزیمنر آفس میں تھے۔

کرتہ بطور امانت۔ ۱۳ جنوری کو جبکہ میں گورداسپور
میں تھا واپسی پر مجھے علم ہوا کہ میرے سامان میں کسی کا
کرتا رہ گیا ہے جو کسی فربہ جسم والے آدمی کا معلوم ہوتا
ہے بطور امانت کے دفتر البدر میں رکھا ہے صاحب کرتہ کو
چاہیئے کہ نشان کا بل دیکر وصول کر لیوے۔

بیعت۔ سید عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ذیل
کے اصحاب کے نام بزمرہ بیعت کنندگان البدر میں
شائع کر دو۔

ڈاکٹر محمد امیر حسن صاحب از چھبرامئو ضلع فرخ آباد
زوجہ ڈاکٹر صاحب موصوف۔
شمس الحسن و بدر الحسن صاحبان۔
مسماۃ شمس النہار بانو۔ و۔ نصیر خاتون۔

عبد الہادی صاحب اورسیر نے اپنی کمال عنایت
سے اطلاع دی ہے کہ البدر میں ۳ نقص ہیں جن کو
رفع کرنا چاہیئے۔

اول۔ کاغذ بہت ہی ناقص ہے اس کی نسبت وہ خود
تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ قیمت اخبار بہت ہی کم ہے اس لئے
یہ آپ کے امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔

دوم۔ چھپوائی میں عدم توجہی سے کام لیا جاتا ہے بعض
بعض صفحے پڑھے نہیں گئے۔

سوم۔ صحت عبارت پر غور نہیں کی جاتی۔

مؤخر الذکر ہر دو نقص اس وقت بعض نمبروں میں رہ
جاتے ہیں جب کہ وقت اشاعت گذر جاتا ہے اور راتوں
کام کروا کر کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الوسع اخبار جلد شائع
ہو کر منتظر احباب کی پیاسی روحوں کو سیری بخشے آئندہ
انشاء اللہ تعالیٰ مزید احتیاط سے کام ہوگا۔

ایسے مشورے اس لئے اخبار میں درج کرائے جاتے
ہیں کہ ہمارے احباب کو اطلاع ہو جاوے کہ
کارخانہ اپنے عیوب پر مطلع ہونے سے حتی الوسع
اپنی اصلاح کے لئے طیاری کرتا ہے اور دوسرے ہمدرد
اور مشیر احباب کو ہمیں مشورہ اور رائے دینے کی
جرأت ہو۔

تصحیح اور غلطیاں۔ گذشتہ سال کی جلد میں اگر کوئی
غلطی سہو الہام وغیرہ میں ہو۔ یا کوئی عبارت۔ یا مسئلہ یا
واقعہ کسی کی نظر میں قابل اصلاح ہو تو وہ مہربانی فرما کر مفصل
اطلاع دفتر میں ارسال کریں اور اخبار کی تاریخ صفحہ اور
کالم کا حوالہ دیویں تاکہ حتی الوسع تحقیق کر کے اس کی
اصلاح کر دی جاوے اور آئندہ کے لئے ہمارے
احباب محض ابتغاء لوجہ اللہ ایسی اصلاحوں کا خیال
رکھیں تاکہ خدا نخواستہ آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی
بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو یہ ایک کار ثواب ہے امید
ہے کہ احباب اس خدمت دینی کو صدق دل سے
بجا لاویں گے۔

تصحیح۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳ میں الہام
انی مع الرسول اقوم کی جگہ انی مع الرسول
اقوم چھپ گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔

آریہ سماج اور نیوگ

اس سے پیشتر ہم نے البدر کے اوراق کے ذریعہ سے ناظرین کو انجمن فرقانیہ لاہور کی کارروائی پہنچائی تھی جو کہ انجمن مذکور نے نیوگ اور طلاق پر بحث کے پیرایہ میں الگ الگ اپنے چار اشتہاروں کے ذریعہ سے آریہ سماج کا ناک مین دم کر دیا تھا۔ اس پر آریہ سماج نے چپکے سے ایک اشتہار دیا جسکو آخری جواب کے نام سے موسوم کیا اس پر انجمن فرقانیہ لاہور کے جائنٹ سکرٹری میاں معراج الدین عمر نے ایک پمفلٹ لکھا جو کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تقسیم کر کے آریوں پر کامل اتمام حجت کر دی ہے اور نیوگ کی حقیقت کو بڑی بسط سے کھول دیا ہے بلکہ مجسٹریٹ لیتا ورکا ایک فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کیا ہے ہم اس عنوان کے نیچے اس پمفلٹ کو شائع کرتے ہین +

ایڈیٹر

ہمارے ایک دوست نے آریہ صاحبان کا وہ اشتہار دیا جسکو انہون نے ہمارے اشتہارات نمبر ۱، ۲، ۳ و ۴ کے آخری جواب کے نام سے موسوم کیا ہے ہم تو اپنے اشتہارات چھپتے ہی سب سے پہلے آریہ صاحبان کے گھرون اور مجلسون مین بھیجدیا کرتے ہین افسوس ہمارے مہربان دوست آریہ اپنے اشتہار کو آپ ہی کچھ ایسا خلاف تہذیب خیال کرتے ہین کہ ان کو ہمین پہنچانے سے شرمندہ ہوتے ہین یا بخل کی وجہ سے ہمین نہین پہنچاتے لیکن یون چھپانے سے تو یہ بات چھپ نہین سکتی۔ بصارت اور انصاف رکھنے والے اصحاب اس بات کو خود محسوس کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہین کہ آریون نے ہمارے کسی اشتہار کا جواب نہین دیا اور ہمارے مخدوم و سردار شمس الضحی کہف الوریٰ فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلعم اور ہمارے محترم امام مہدی و مسیح مجدد وقت مہدی اللہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام اور اہل اسلام کے تمام فرقون کے معزز اور مستند اور خطاب یافتہ علماء فضلاء اکابر کی کتابیں و عبارتین کو اپنی منشاء سے غیر متعلق اور فضول اور خلاف مقدما بنین لکھکر ہماری دل آزاری کرنی چاہی ہے۔ لیکن ہم ان کی نادانی اور بےسمجھی پر صبر کرتے ہین ہمین ان کا آخری خطاب دیکھکر سخت افسوس پیدا ہوا ہے کہ رسم و رواج و قوم و عیال اور دنیا کی محبت نے ان کو ایسا سرگشتہ اور گرفتار کر لیا ہوا ہے کہ ان کی محبت کے غلبہ مین اپنی ثابت شدہ فاش غلطیون کو ترک کرنے اور اسلام کی بین اور روشن صداقتون کو قبول کرنیکے لئے نیک دلی سے آمادہ نہین ہوتے اور ست سے پیار کا دعویٰ صرف زبانی ہی زبانی کرتے ہین عملاً نہین کرتے۔ ان کے اس آخری جواب کے بعد ہم نہین سمجھتے کہ ان کی طرف سے کوئی اور اشتہار نکلیگا اور کسی طرح سے وہ تحقیق حق کے لئے ضروریات کو ہم پہنچانے کی کوشش کرین گے جبراً زور اور جبر سے حق منوانا تو اسلام مین جائز نہین یہ بات ہم انہین پہ چھوڑتے ہین۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ چونکہ ہر ایک کے سر پر موت کھڑی ہے اس لئے اس چند روزہ زندگی کے لئے اپنی بےسمجھی اور ضد پر اڑے رہنا اور اسی کی پاسداری مین ہٹ دھرمی پر تلے رہکر حیلون اور غلط بیانیون سے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا اپنی ہی جانون پر ظلم عظیم ہوتا ہے۔ ہماری نسبت غلط بیانی کرنا کہ ہم کو پہلے ہی توقع تھی کہ جب آپ لوگون سے کوئی معقول جواب ہمارے اعتراضات کا بن نہین پڑیگا تو آپ گالی گلوچ اور تہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی تقریر اور تحریر پر اتر آئینگے،، خود آریون کو ہی ملزم ٹھیراتا ہے۔ کیونکہ بفرض محال اگر ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین تو یہ وہی گالیان ہین جن کے کھانے کی توقع اور یقین ہو انہون نے ہم کو اشتہارات اور چٹھیات کے ذریعہ باوجود ہمارے بار بار کے انکار اور تامل کے اصرار کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا۔ اور جس نتیجہ کو پہلے ہی یقینی توقع رکھکر ہمین مخاطب کیا تھا پھر اس سے رنج اور غصہ کہان کا ہو سکتا ہے۔ اس کے تو وہ خود ہی ذمہ دار ہین۔ لیکن ان کی یہ باتین ہم پر سراسر تہمت ہین۔ ان لوگون کے ہاتھ مین سچائی تو ہے نہین جس کی تائید کے لئے کوئی دلائل قطعیہ ان کے ہاتھ مین ہون۔ اور قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے نباہنے کے لئے کئی اور جھوٹ اور دھوکہ بازیون کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ پس اب بھی حسب عادت طرح طرح کے لوگون کو دھوکہ دینے کے لئے ہمپر بہتان باندھنا اور تہمتین لگانا اور خلاف بیانی کرنا شیوہ بنا لیا ہے۔ اسی خیال سے تو ہم نے تحریری مباحثہ کے لئے ان کو عرض کیا تھا کیونکہ تحریری مباحثہ مین یہ لوگ اپنی ستمرہ عادت خلاف گوئی سے فائدہ اٹھا کر لوگون کو دھوکہ مین ڈال سکین گے۔ اور تحریری مباحثہ مین یہ قابو آ جائین گے۔ ناظرین آپ ہی غور کر سکتے ہین۔ کہ ابھی ان کے دو جلسون مین ہی ہم ان کے اصرار سے حاضر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مکرم بھائی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے ان کے سٹیج پر کھڑے ہو کر اعلےٰ درجے کی مہذب اور شائستہ زبان مین ان کے مکروہ مسائل کی قلعی کھولی۔ اور ان کے اپنے پریسیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر اور پبلک نے صراحت اور کنایہ سے ان کی شکست پر گواہی دی۔ اور ہر دو جلسون مین اس بات کا زور الفاظ مین ان کے پریسیڈنٹون کی زبان سے شکریہ ادا کیا گیا کہ احمدی جماعت کی طرف سے نہایت تہذیب اور محبت اور امن سے کارروائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کوئی تقریری موقعہ ہم سے مقابلہ کا انہین نہین ملا۔ تو پھر ان لوگون کا یہ لکھنا کہ گویا ہم نے اپنی تقریر مین انہین گالیان نکالی ہین۔ ان کی چالبازی اور خلاف بیانی اور خود ساختہ بات نہین تو اور کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ان کی چٹھیات موجود ہین۔ جن مین ان دونون جلسون کے بعد بھی بڑے اصرار سے ہم کو بلایا۔ ان کے اشتہارات موجود ہین۔ انھون نے اپنے جلسون مین ہماری غیر حاضری مین ہم کو مخاطب کیا۔ اگر بفرض محال ہم پہلے گالیان نکال چکے تھے تو کس عقل اور ہوش سے ہم کو اس کے بعد التجا ئین کرتے رہے تھے تو ہم کو گالیون کی تہمت لگائی۔ اور اگر ہم انکار کرتے اور ان کے مطلب پورا کرنے پر بھروسہ کر کے جلسون مین متواتر حاضر ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ کوئی اور سخت مکروہ تہمت ہم کو لگا دیتے۔ ہم موقع اور ضرورت پر ان کی چٹھیات بھی شائع کرین گے۔ منت اور سماجت اور التجاؤن سے گھر پر بلاتے۔ ہمارے بااَمن اور مہذب اور شائستہ طور پر کارروائی کرنے پر بزور الفاظ مین اس وقت شکریہ ادا کرتے۔ اور اس کے بعد ہم کو بلاتے رہتے۔ اور ہمارے [illegible] کہدینے [illegible] صرف اس لئے [illegible] مین حق جوئی معلوم نہ ہوتی تھی) کے بہت عرصہ بعد اب تک یہ کہنا کہ ہم نے ان کو گالیان نکالی ہین، خوب ست کا وچار ہے +

(باقی آئندہ)

ایک زبردست معجزہ اور آریون پر دوبارہ حجت تمام

مسلمانان حقیقت شناس واصحاب فہم و قیاس پر یہ امر مخفی نہین کہ شہادہ حقہ کے بارے سبکدوش ہونا صرف مسلمانون ہی کا کام نہین بلکہ ہر ایک فرد بنی نوع کا فرض ہے خواہ وہ کسی مذہب وملت کا پابند ہو۔ سو واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بمقدار عرصہ تیس سال سے بہرہ تھا اور اس عرصہ مین یہ عاجز ڈاکٹرون اور طبیبون کا علاج کرواتا رہا اور بہت کچھ زحمت اور کھیکڑا اٹھائی اور متعدد مقامات پر پیرون اور سجادہ نشینون سے دم درود بھی کرواتا رہا علاوہ ازین خود بھی مین اپنا علاج بھی کرتا رہا کیونکہ مین خود بھی طبیب ہون لیکن اس مرض کے دفیعے کے لئے نہ کسی طبیب و ڈاکٹر کی دوائی نے فائدہ دیا نہ کسی اور پیرومرشد کی دعا نے میری دستگیری کی آخرکار ایسا ہوا کہ ملک پنجاب سے میرے مکرم معظم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طفیل سے ایک مرد خدا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مہدویت و مسیحیت کی خبر موصول ہوئی جس سے میرے دل مین یہ تحریک ہوئی کہ چونکہ حضرت ممدوح امام مہدی و مسیح موعود مین اس لئے ممکن نہین کہ ان سے بڑھ کر ان کے زمانے مین کوئی اور زیادہ مستجاب الدعوۃ اور مقرب الہی ہو اس لئے مین ہندوستان سے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کی خدمت مین بمقام قادیان ضلع گورداسپور حاضر ہوا دو ایک روز کے بعد جب مین نے اپنی مرض ہولناک اور حالت زار کی کیفیت سنائی تو امام زمان و مسیح دوران علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو دعا ہے سو کردیتے ہین خدا فضل کریگا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ مین اس وقت سے پورا پورا شنوا ہو گیا اور تیس سالہ مرض ایسی جاتی رہی کہ اس کا نام نہ رہا۔

الغرض یہ معجزہ جو درحقیقت معجزات عیسیٰ علیہ السلام سے کسی پہلو مین کم نہین مجھ پر خدا نے حضرت امام زمان کی دعا سے ظاہر کیا سو اب یہ چاہتا ہون کہ اس معجزہ کی کیفیت اور حقیقت اپنے ہموطنون اور اپنون بیگانون کو سنا دون تاکہ وہ سمجھ لین کہ حضرت میرزا صاحب موصوف نے الحقیقت مرسل یزدانی محبوب سبحانی اور قطب ربانی ہین اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے سو صاحبان غور سے سنو! مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ مذکورہ بالا بیان مین ذرہ فرق نہین اور یہ بات بھی ظاہر ہے۔ مین اب ساٹھ سال کا بوڑھا ہون۔ مجھے دنیا مین کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی۔ جو مجھے کسیطرح جھوٹ اور افترا پر آمادہ کرسکے۔ کیونکہ مین اب دنیا کے عیش اور لذات کے وقت کو گزار چکا ہون اور موت مجھے سامنے نظر آتی ہے آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جب ایکطرف میرے پاؤن قبر مین لٹکے ہوئے ہین پھر دوسری طرف مین کسطرح اور کس امید پر اور کس منہ سے افترا کرسکتا ہون کیا اس جہان فانی کا مالک مختار مجھے پہلے نہین دیکھتا؟ کیا وہ کسی شریر النفس کی بیباکی اور جرات کو نہین جانتا! کیا مجھے امید ہو سکتی ہے کہ میرا عالم شباب پھر عود کر آئیگا! ہرگز نہین۔ سو بھائیون مین اسی سچ سچ کہتا ہون اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہون کہ مین مسیح موعود کی دعا سے فی الفور شفایاب ہو گیا نہ کوئی دوا استعمال کی گئی نہ کوئی اور چیز۔ ہان دعا کی گئی۔ مین ایسے شخص کو کتے سے بدتر گمان کرتا ہون جو جھوٹ کی نجاست کھا کر خلق خدا کو دہوکہ مین ڈالتا ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے۔ لیکن حیف ہے اس کی زندگی پر اور وا ویلا ہے اس کی موت پر جو افترا اور لعنت کی زندگی بسر کر کر خدا اور فرشتون اور تمام لوگون کی لعنت ابدالآباد کے لئے اپنے ساتھ لیجاوے اور اپنے پیچھے سوائے بدذاتی اور بے ایمانی کے اور کوئی نیک نمونہ نہ چھوڑ جاوے۔

اب مین پبلک سے پوچھتا ہون کہ کہان ہین وہ بدبخت لوگ جو کہتے ہین کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور مستجاب الدعوات نہین ہین اور کہان ہین وہ بداندیش گمراہ لوگ جو کہتے ہین کہ دعاؤن مین اثر نہین اور دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا اب بھی وید پرست کہین گے کہ دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا یہ تعجب انگیز ماجرا نہین کہ اس امر کے لئے کہ مین بغیر دوا کے فی الفور صحتیاب ہو گیا ایک ہزار سے زائد مخالف و موافق فرق سے زندہ گواہ پیش کرسکتا ہون وہ شخص دل کا اندھا ہے جو مشہودہ محسوسہ امور کا تو انکار کرتا ہے اور ظنی اور بے ثبوت باتون کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس لئے اندھا ہوا ہون کہ جب مین پہلے جنمون مین کبھی سورہا کتا یا بچھو بنا تھا تو اس وقت مین نے کسی کو اندھا کردیا ہوگا جس کی پاداش مین مجھے یہان سورداس بنایا گیا ہے۔ مگر مین کسی سورداس کی پرواہ نہ کرون گا خواہ وہ گھاسی ہو یا ماسی۔ مجھ پر شہادۃ حقہ کے بوجہ سے سبکدوش ہونا ہے اور بس۔ الغرض صرف یہی معجزہ نہین جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے بلکہ صدہا معجزے وقوع مین آچکے ہین مثلاً حضرت اقدس مرزا صاحب کا بالہام الہی یہ دعوی کرنا کہ مجھ کو طاعون ہرگز نہ ہوگی خواہ ملک اس سے برباد ہو جاوے کیا چھوٹا معجزہ ہے۔ کوئی ماسٹر یا پرچارک یا کوئی پر دھان ایسا کرکے تو دیکھے کس طرح غضب الہی اس کو ملیا میٹ کرتا ہے اگر وہ بھی آریون کو اس کمزور پرمیشر پر امید ہے یا کسی قدر کسی آریہ کو ماں مہربان کیطرح سلوک کرتا ہے تو عملی ثبوت دکھلا ورنہ بیہودہ طور سے کیکو شدہ کرکر اس کی بدھ کو نہ کھوئین بھلا کوئی انصافاً تو بتلائے کہ جب مینہ اور آندھی کا سخت طوفان آئے تو کیا کوئی بجز اعجازی صورت کے کہ سکتا ہے کہ مینہ اور آندھی ہمارے گھر مین اثر نہ ڈالیگی ہرگز نہین کسی انسان کی اس سے بڑھ کر بدذاتی اور بے ایمانی برداشت نہین کی جاسکتی کہ معجزات کو دیکھ کر اور پھر معجزون پر اعتراض کرے اعتراض اور انکار کرے یا تسلی پالے کے وقت کو پاکر پھر غفلت اور لاابالی سے کام لے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مین ہر ایک مذہب کا پیرو خواہ وہ آریہ یا چوڑا چمار ہو۔ زبانی لاف وگزاف سے یہی کہے جاتا ہے کہ خدا میرے ساتھ اور مجھ پر راضی ہے۔ لیکن جب اچھا جاوے کہ اس زبانی دعوی کا عملی ثبوت جو مشہودہ محسوسہ ہو۔ کیا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے کیونکہ جانتا ہے ایک انسانی آقا کا انصاف اور ہمدردی ایک فرمانبردار نوکر اور شریر النفس نافرمان ملازم سے یکسان نہین ہوتی تو وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے کیونکر اپنے سچے پرستارون اور نافرمان شریرون سے یکسان سلوک کرے اور ہر دو دوست اور دشمن سے قطع تعلق کرے اور کسی ایک فرقے کو جو حق پر ہے الہام اور قبولیت دعا سے مشرف نہ کرے۔

بالآخر مین بذریعہ اشتہار ہذا اپنے اہل وطن کو مطلع کرتا ہون کہ صداقت کا سورج چڑھ چکا ہے وقت پر طلوع ہوا ہے اس کا انکار نہ کرے ورنہ اس کا نتیجہ بجز ہلاکت کے اور کچھ نہین کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ جب پانچ واقعات وقوع مین آجاوین گے تو سمجھو کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ (۱) یہ کہ جب ستارہ ذوالسنین یعنی دمدار تارا چڑھیگا تو وہ وقت امام مہدی کا ہوگا سو وہ تارہ ۱۸۸۲ء کو طلوع ہو چکا (۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی بھی چند سال سے زور شور سے پوری ہو رہی ہے (۳) یہ کہ ایک ہی رمضان مین خسوف و کسوف ہوگا سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۴) یہ کہ اس کے وقت مین حج بند کیا جاویگا سو کئی بار گذشتہ چند سال ...

قومی مراسلین بدر

از دفتر انجمن فرقانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ علی الارض حضرۃ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری کا جلسہ لاہور مین

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کو بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جبکہ حضرت حجۃ اللہ امام علیہ السلام جہلم والے مقدمے سے واپس تشریف لا رہے تھے تو یہان پر بھی ایک روز کے لئے قیام کا اتفاق ہوگیا تھا رات کے وقت جبکہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضرۃ اقدس نے ایک نہایت ہی موثر تقریر فرمائی تھی دوران تقریر مین یہ بھی فرمایا۔

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور مین چند روز ٹھیر کر اتمام حجۃ کے لئے تمام مخالفین اسلام کو بذریعہ ایک عام اعلان کے مدعو کرکے تبلیغ کیجاوے اور نیز جو جو بدگمانیان ہماری نسبت ہمارے کم فہم مخالفون نے عوام الناس کے دلون مین بٹھا رکھی ہین ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جاوے تاکہ یہ لوگ غلطی مین رہ کر جاہلانہ موت نہ مرین۔

یہ خوش خبری سنکر سب دوست خوش ہوئے اور آج تک اس مبارک روز کی انتظار کرتے رہے خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ دن بہت قریب آگیا ہے حضور علیہ السلام نے محض فضل و رحم سے جو آپ کے دل مین بنی نوع انسان کی ہمدردی کے واسطے بھرا ہوا ہے اظہار فرمایا ہے کہ آپ ضرور خدا تعالے نے چاہا تو آئندہ موسم بہار مین یعنی آخر مارچ سنہ ۱۹۰۴ء تک یہان تشریف لاوین گے اس مبارک تقریب پر جس قدر اظہار مسرت کیا جائے تھوڑا ہے کیونکہ یہ وہ خاتم الخلفاء ہے جس کے انتظار مین ہزارہا بزرگان دین اس مبارک و منور چہرہ کے دیدار کو ترستے ہوئے اس دار فانی سے رحلت کر گئے - چنانچہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو لاہور مین احمدی برادران کا ایک خاص جلسہ گمٹی والی مسجد مین منعقد ہوا جس کے صدر باتفاق رائے حاضرین ہمارے مخدوم و محترم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس قرار پائے اور کارروائی شروع ہوئی۔ شروع مین ہمارے قدیمی واعظ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے قرآن کریم سے وعظ فرمایا۔ بعد ازان ہمارے مکرم و معظم بھائی جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے افتتاحی تقریر ایسی پرتاثیر الفاظ مین فرمائی کہ جس نے حاضرین کے دلون پر بہت نیک اثر پیدا کیا۔ تقریر کے ختم ہونے پر مفصلہ ذیل تجاویز پاس ہوئین +

(۱) جلسہ کے اخراجات کا رف اندازہ کرکے مبلغ دو ہزار روپے کا موازنہ کیا گیا اور یہ رقم بذریعہ چندہ جمع کی جاوے +

(۲) جلسہ کے متعلق انتظامی امور کے طے کرنے کے لئے چیدہ احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کی وساطت سے تمام امور طے ہوا کرین گے +

پہلی تجویز کے مطابق چندہ کی فہرست کھولی گئی ہر ایک بھائی نے جو اس وقت حاضر تھا بڑے انشراح سے اپنا اپنا چندہ لکھایا۔ ایکہزار روپیہ فوراً لکھا گیا۔ خدا تعالے کا فضل ہے کہ چندہ کے دینے مین ہر ایک نے مستعدی ظاہر کی - چندہ دہندگان کے نام مع رقوم چندہ بعد مین ارسال کرونگا۔ عشا کی نماز کے بعد جلسہ برخاست ہوا - یہ روئداد جناب کو اس لئے بھیجتا ہون کہ آپ اس کو سب سے پہلے اخبار مین درج فرماکر برادران بیرونجات کو اس مبارک خوشخبری سے مطلع کرین تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر شمولیت کے لئے آمادہ ہون +

دیگر جو جو امور قابل اشاعت ہوا کرین گے وہ آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتے رہا کرین گے والسلام

خاکسار تاج الدین سکرٹری
از لاہور ۱۰ ر جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

نوٹ ضروری - ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو بمقام گورداسپور مولوی غلام حسین صاحب احمدی امام مسجد گمٹی بازار لاہور نے حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے آپ کی لاہور مین تشریف آوری کے لئے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ لاہور مین جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہین ہے

بشرط صحت اگر کوئی موقعہ ہوا تو میرا اپنا ارادہ ہے کہ وہان جا کر زبانی طور پر تبلیغ کی جاوے - لیکن خدا کا ارادہ غالب ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔ زبانی تبلیغ سنت انبیاء ہے اگر موقعہ نکل آیا تو اپنا دعوے اور لوگون کے اعتراضون کی حقیقت کو بیان کیا جاوے اور یہ حصہ پورا ہوکر اتمام حجت ہو جاوے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ طبیعت اچھی ہو +

اس سے یہ مطلب میرا نہین ہے کہ وہان کے لوگ ضرور مان لین کوئی مانے نہ مانے - ہمارا مقصود کان تک آواز کو پہونچا دینا ہے بہت لوگ ہین کہ اب تک گالیان دیتے ہین - عیسیٰ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو گالیان دینے والے اب تک موجود ہین۔ پس اگر وہ بھی بجائے فائدہ اٹھانے کے گالیان دلوین تو کونسا تعجب ہے -

افسوس آتا ہے کہ ہم نے کونسی ایسی بات کی ہے جس پر حملہ کیا جاتا ہے - دو فتنے تھین - ایک کتاب اللہ و سنت اللہ دوسرا احادیث صحیحہ - کتاب اللہ ہر صورت مین مقدم ہے - احادیث کی عظمت یہان تک ہمارے نزدیک ہے کہ خفیف سی خفیف حدیث پر بھی ہم عمل کرتے ہین۔ بشرطیکہ خلاف کتاب اللہ نہ ہو - اب غور کا مقام ہے کہ اگر احکام وغیرہ مین نسخ ہو تو ہو سکتا ہے بھلا قصون مین نسخ کا ہونا کب ممکن ہے اس صورت مین اگر قرآن شریف ایک واقعہ کو بیان کرے اور حدیث اس کا انکار کرے تو یہ بات کب مانی جا سکتی ہے کہ حدیث درست ہو - جیسے وفات مسیح کا ایک واقعہ ہے کہ جسے قرآن شریف نے بیان کیا ہے - لیکن الحمد للہ کہ احادیث وفات مسیح مین قرآن کی موافق ہین مخالف نہین - آنحضرۃ صلعم کی زبان سے کبھی یہ لفظ نہین نکلا کہ مسیح آسمان پر اڑ گیا - پھر جبکہ اس کا صعود بھی ثابت نہین تو نزول کس کا ہو - پھر آیت فلما توفیتنی کھولکر وفات ثابت کر رہی ہے - اگر وہ دوبارہ دنیا مین آکر رہے تو اب اپنے علم اور آنے کو کیون چھپاتے ہین کہ خدا کے سامنے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ پس آیت نے صرف یہی نہین کیا کہ وفات ثابت کردی بلکہ دوبارہ آنے کا بھی تصفیہ کر دیا ہے پھر بخاری اور مسلم مین منکم ہے قرآن مین بھی منکم ہے کہ آئندہ الا امام تمہارا اندر سے ہی آوے گا ان لوگون مین تقوی ہی نہین ہے اگر تھوڑا سا بھی تقوے لیکر آوین تو اور ہمارے دعاوی کو سنین تو شاید ہدایت ہو

(ایڈیٹر)